میثم قادری

ناشر رضوی کتب خانہ ۹۲/۸۶ بازار صندل خان بریلی

اعلحضرت قدس سرہٗ العزیز کے الملفوظ وصایا شریف، خالص الاعتقاد کی بعض عبارات پر

دیوبندیوں کے بارہ ۱۲ اعتراضات کا

دنداں شکن جواب

مرتبہ

الحاج صوفی عزیز احمد صاحب مداح الرسول رضوی بریلوی، سرپرست ماہنامہ نوری کرن

دوسرا رسالہ

تبلیغ یا دھوکا

مرتبہ

اشبال الرضا محمد منصور علی خاں قادری برکاتی رضوی محبوبی خلف اکبر محبوب ملت رضی اللہ عنہ امام وخطیب جامع اہلسنت سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی ع ۸

قیمت ۶۲ پیسے

(اقبال پریس بریلی)

فہرست مضمون

یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا
دل تھا ساجد نجدیا پھر تجھ کو کیا

بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے
یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

بیخودی میں سجدۂ در یا طواف
جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا

ان کو تملیکِ ملیک الملک سے
مالکِ عالم کہا پھر تجھ کو کیا

ان کے نامِ پاک پر دل جان و مال
نجدیا سب تج دیا پھر تجھ کو کیا

یُعبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے
اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب
تو نہ ان کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا

لا یعودون آگے ہو گا بھی نہیں
تو الگ ہے دائما پھر تجھ کو کیا

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

دیو تجھ سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں
ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا

دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض
ہم ہیں عبد المصطفیٰ پھر تجھ کو کیا

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

فکر و نظر

اداریہ

حمد ہے اس خدا کو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب ہے

چند سال سے کچھ اعتراضات وہابیوں دیوبندیوں کی طرف سے کتابچوں کی شکل میں شائع ہو ہو کر ملک کے گوشے گوشے میں پھیلائے جا رہے ہیں تاکہ عوام اور سیدھے سادھے سنی مسلمانوں کو گمراہ کر سکیں، ہمارے اکابرین علمائے اہلسنت نے ان اعتراضات کی طرف سعدی علیہ الرحمۃ کے اس قول جواب جاہلاں باشد خموشی کے پیش نظر اب تک توجہ نہ فرمائی۔ دیوبندیوں نے اپنے زعم باطل میں اسے شاید یہ سمجھ لیا کہ سنی علماء ہمارے اعتراضات کا جواب دینے سے قاصر ہیں! لہٰذا انہوں نے وہ تمام اعتراضات ایک بڑے پوسٹر میں شائع کر کے ملک میں تقسیم کرنا شروع کر دیے ہیں۔ اتفاقیہ ایک پوسٹر ادارہ نوری کرن میں بھی کسی نے بھیجدیا جسے اس فقیر بے بضاعت نے پڑھا اور اپنے خیال سے ضروری جانا کہ ان کے جوابات ضرور لکھے جائیں اور اسی ماہ کے نوری کرن میں شائع ہوں تاکہ ہمارے بھائیوں کی تسکین کا سبب ہو — چنانچہ اس فقیر (کفش بردار علماء اہلسنت) نے دیوبندیوں کے بارہ اعتراضوں کا دنداں شکن جواب دو ہفتے کے اندر لکھدیا جو ہدیہ ناظرین ہے۔

ان جوابات میں فقیر نے دیوبندیوں کی تنقید کے لئے بہت کچھ گنجائش چھوڑ دی ہے کہ اگر انھوں نے جواب الجواب کی جرأت کی توفقیر انکی تواضع کے لئے ہمہ وقت حاضر ہے سنی حضرات خصوصاً اپنے علماء سے گزارش ہے کہ ان جوابوں کو تنقیدی نظر سے دیکھیں اور جہاں کہیں کوئی کمی پائیں اس کو درست فرما کر فقیر کو مطلع فرمائیں۔

عزیز احمد (مداح الرسول) رضوی بریلوی

ارشاد حضور نوری قابل حفظ

کیا دیوبندی مذہب بالکل نیا، اور تیرھویں صدی کی بدعت ہے؟

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام

بیشک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے

اور ہر صحیح العقیدہ سنی مسلمان اسی اسلام کو اپنا دین اور اپنا مذہب کہتا ہے اور قبر میں منکر نکیر بھی یہی سوال کریں گے کہ بتا دینا تیرا دین کیا ہے — اور ہر مسلمان کا جواب بھی یہی ہوگا کہ میرا دین اسلام ہے۔

مگر وہابی دیوبندی مذہب بالکل نیا مذہب اور تیرھویں صدی کی بدعت ہے اس نئے مذہب کا اسلام سے نام کو بھی واسطہ نہیں — جس کی بنیاد تقویۃ الایمان پر ہے۔ جس کا ہر دیوبندی وہابی کو۔ بقول مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے پاس رکھنا اور عمل کرنا فرض عین ہے۔

اس کتاب کے صفحہ ۵۵ پر وہ حدیث لکھ کر کہ آخر زمانے میں اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھا لے گی (اس کے بعد صاف لکھدیا) سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے مطابق ہوا یعنی وہ ہوا چل گئی اور کوئی مسلمان روئے زمین پر نہ رہا — اب تو دیوبندیوں وہابیوں کو بلا تکلف تسلیم کرلینا چاہیئے کہ واقعی ان کے مذہب سے اور اسلام سے نام کا بھی واسطہ نہیں رہا، بلکہ یہ نیا مذہب ہے — خدا توفیق دے تو نجات کا

ارشاد حضور نوری قابل حفظ

ایک ہی راستہ ہے کہ سب سے پہلے مولوی اسمٰعیل صاحب کا اور انکی تصنیف کردہ کتاب تقویۃ الایمان کا اور جس نے اس کا رکھنا اور اس پر عمل کرنا فرض عین بتایا، ان کا ان کے ماننے والوں کا مکمل بائیکاٹ کرکے ازسرِ نو کلمہ پڑھکر مسلمان بنیں اور اگر خدانخواستہ یہ سب کچھ جانتے ہوئے اس نئے اور جدید مذہب پر ہی قائم رہنے کا تہیہ کرلیا ہے تو تمھیں مبارک۔

مگر یہ تو بتاؤ؟ کہ اگر نا ببان رسول علماء اہلسنت تمھاری یا تمھارے بڑوں کی کھلی ہوئی کفری عبارات پر پہنچیں کہ فلاں فلاں نے خدا و رسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح توہین کی ہے اور انھیں دائرہ اسلام سے خارج بتائیں یا لکھدیں تو برا کیوں مانتے ہو کہ ہائے غضب "تجانب اہلسنۃ" میں فلاں فلاں کو کافر لکھدیا۔

کافر تھے، کافر لکھدیا، انصاف کا تقاضا تو یہ تھا اور ہے کہ پہلے تقویۃ الایمان والے کے ایمان کی مزاج پرسی کرتے اور حقیقت سے واقفیت حاصل کرتے۔ اور ابو جہلی عینک کو اتار کر صدیقی چشمہ لگاکر پھر اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے الملفوظ و وصایا شریف کے ایمان افروز مضامین پڑھکر حق و باطل میں تمیز کرتے اور جو باتیں سمجھ میں نہ آئیں ان کو سمجھنے کے لئے ہم سے تحریری گفتگو کرتے۔

مگر دین ہی نہ رہا تو عقل کہاں سے لاؤ گے، تمھارے لئے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سو برس پہلے فرما چکے ہیں کہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر! کہ لوٹ کر نہیں آتا۔

یہاں یہ بھی واضح کرنا ضروری ہے کہ تقویۃ الایمان میں قاف کی جگہ

تھا کیوں لکھا۔ ملاحظہ ہو تحفہ محمدیہ

نقل مطابق اصل! تحفہ محمدیہ فی ردِ فرقہ مرتدیہ مصنفہ مولوی سید اشرف علی گلشن آبادی مرحوم سنہ ۱۲۶۵ھ صد ۱۲۳

جس وقت اسمعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان کی تصنیف شروع کی تو اس کے شاگرد نے جو امام بخش طالب علم تھے مولوی مملوک علی صاحب سے بیان کیا کہ ایک کتاب تقویۃ الایمان جو خلاف اہلسنت ہے تیار ہو رہی ہے بسا مقامات اس کے راہ حق سے دور ہیں مولوی موصوف نے سنتے ہی فرمایا کہ وہ مسودات مجھ کو لا کر دینا موافق وعدہ کے شب کو وہ مسودات مولوی مملوک علی صاحب کے پاس آتے اور اس کا رد آپ لکھتے یہ بات اسمٰعیل دہلوی کو معلوم نہیں تھی، کتاب تمام ہوئی اس کا رد بھی تمام ہوا اس رد میں یوں تحریر فرمایا ہے کہ جو اسمعیل دہلوی کے ہاتھ کا مسودہ میں نے دیکھا تو تقویۃ الایمان کی جگہ پر تفویتہ الایمان قاف کو فا سے لکھا ہوا تھا خداوند عالم نے انہی کے ہاتھ سے اس نام کو لکھایا ہوا تھا سچ تو یہ ہے کہ یہ کتاب واقعی تفویتہ الایمان ہے یعنی ایمان کو فوت کرنے والی اور اس کے اکثر مضامین کی خصلت گوبر کی سی ہے جس طرح گوبر مٹی کو بیجاتا ہے۔ جس گھر میں تفویتہ الایمان ہے ایمان کو لیجائیگی مگر وہابیوں دیوبندیوں اور ان کے بلتیاؤں کے عقیدہ میں اس کتاب کا ہر گھر میں رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ یقین نہ ہو تو دیکھو فتاوی رشیدیہ حصہ سوم صہ ۵ (اس کا رکھنی تقویۃ الایمان کا) رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام اور موجب اجر ہے۔

غور کیجئے کہ جب تقویۃ الایمان کا رکھنا اور پڑھنا عین اسلام ہے

تو ضروری ہوا کہ جس شخص نے تقویۃ الایمان نہ پڑھی اور جس نے اپنے پاس نہ رکھی وہ شخص وہابی دیوبندی دھرم میں ایمان سے خارج ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ تقویۃ الایمان کے لکھنے اور چھپنے سے پہلے کوئی شخص بھی مسلمان نہیں تھا کیونکہ اس کے پاس تقویۃ الایمان تھی ہی نہیں جو وہ عمل کرتا۔ اور چھپنے کے بعد بلکہ موجودہ وقت میں بھی اگر اس معیار سے کلمہ پڑھنے والوں کو جانچا جائے تو کم از کم ۹۵ فیصد یقیناً اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔

مسلمانو! مولوی رشید احمد کی اس کفری متین کو دیکھ کر کیا اہلسنت کو مشرک بناتے بتلاتے انھوں نے خود اپنے ہم مذہبوں کو بھی جن کے پاس تقویۃ الایمان نہیں ہے یا اس کتاب کو جن لوگوں نے پڑھا نہیں ہے کافر کہنے لگے ــــ گنگوہی صاحب کے فتوی سے تمام وہابی دیوبندیوں کے جدید اور خود ساختہ نئے مذہب میں تقویۃ الایمان کا مرتبہ قرآن مجید سے زائد ٹھہرتا ہے۔ مسلمان کے لیئے یہ بیشک ضروری چیز ہے کہ قرآن مجید پر ایمان لائے مگر اس کا رکھنا یا پڑھنا عین اسلام نہیں کیونکہ جس مسلمان کے گھر قرآن مجید نہیں یا جس نے قرآن مجید پڑھا نہیں وہ بھی مسلمان ہے، مگر دیوبندیوں کے نزدیک جو تقویۃ الایمان نہیں رکھتا ہے اور نہیں پڑھتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا ہے وہ مسلمان نہیں کہ بقول مصنف وہ ہوا چل گئی جس سے مسلمان اٹھا لیئے گئے بس کافر ہی کافر رہ گئے۔

اب تمام وہابی اسمعیلی رشیدی دیوبندی الیاسی تبلیغی سب کے سب ملکر جواب دیں کہ تمھیں اور ساری دنیا کے مسلمانوں کو اتنے گئے دین خارج از اسلام تمھارے مولوی اسمعیل اور مولوی رشید احمد نے بنایا یا امام اہلسنت سیدنا

اعلحضرت رضی اللہ عنہ نے نیز سب کے سب مل کر جواب دیں کہ ان کے پاس مسلمان ہونے کا کیا ثبوت ہے

سوال ۱: کیا فرقہ وہابیہ دیوبندیہ کوئی نیا فرقہ ہے جس کے سبب یہ سب بدعتی کہلانے کے مستحق ہیں وضاحت درکار ہے

جواب ۱: نجد میں ایک شخص محمد ابن عبدالوہاب سنہ ۱۲۰۹ھ میں ہوا جس نے حرم مکہ کو اصطبل ٹھہرایا اور علماء و سادات کے بچوں تک کے خون سے زمین حرم کو تر کیا صحابہ واہلسنت وشہداء کے مزارات اور گنبدوں کو توڑ کر پامال کیا اور علماء بلکہ جملہ مسلمانانِ حرمین طیبین کو مشرک بتا کر ان کا......

قتل واجب ٹھہرایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور کا نام صنم اکبر یعنی سب سے بڑا بت رکھا، اس خبیث مردود کے معتقدوں کو وہابی کہتے ہیں۔ اس شیطان نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام کتاب التوحید رکھا جب یہ کتاب مولوی اسمٰعیل کے ہاتھ لگی تو انھوں نے اس کا خلاصہ اردو زبان میں لکھا جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا چنانچہ اسمٰعیل دہلوی کو کابلی کے سچے پکے مسلمانوں نے قتل کر کے اصلی ٹھکانے پر پہنچا دیا۔ اس کی کتابوں اور نجدی عقائد کا ترکہ بعض دیوبندی لوگوں نے پایا ان دیوبندیوں کے ایک امام مولوی قاسم نانوتوی تھے جنھوں نے مدرسہ دیوبند کی بنیاد ڈالی۔ اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا منکر ہوا۔ حضور کی مثل چھ اور نبی طبقات زمین میں مانے۔ اور اس مضمون میں ایک رسالہ تحذیر الناس لکھا جس کا رد اس وقت کے علماء اہلسنت نے تحریر فرمایا اور زبانی مباحثوں میں بھی اس کو علماء اہلسنت سے شکست نصیب ہوئی وللہ الحمد۔ پھر مولوی رشید احمد گنگوہی نے

آگے چلے ان جناب نے تو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے کی تہمت لگائی۔ امام الطائفہ اسماعیل دہلوی نے تو امکانِ کذب ہی مانا تھا۔ یعنی خدا کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ مگر پدر اگر نتواند پسر تمام کنند۔ ان جناب نے اپنے فتوے میں صاف لکھدیا کہ بلکہ وقوعِ کذب کے معنی درست ہوگئے (یعنی پناہ بخدا) اللہ عزوجل سے کذب واقع ہولیا اور وہ جھوٹ بول چکا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

اور حبیبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے متعلق تو کوئی دقیقہ اہانت اور بدگوئی میں نہ اٹھا رکھا۔ ان کے چند یہ رسالے ہیں۔ فتاوی میلاد و عرس، فتاوی رشیدیہ۔ ہر دو جلد اور براہین قاطعہ یہ رسالہ اپنے ایک خاص شاگرد خلیل احمد انبیٹھی کے نام سے طبع کرا کے خود اس کی تصدیق کی جو ان شناعتوں، خباثتوں، سفاہتوں سے لبریز ہیں۔

محمود حسن دیوبندی شاگرد رشید احمد گنگوہی ان کے بعد اچھلے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کو جاہل شرابی زانی وغیرہ وغیرہ سب مانا اور اپنے استاد رشید احمد گنگوہی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل و نظیر و ثانی تحریر کیا۔ پھر ان سب کے نتیجہ میں میاں اشرف علی تھانوی اکلے، انھوں نے علم رسول کو کتے اور سور کے علم سے ملایا۔ دیکھو ان کی حفظ الایمان نیز بہشتی زیور کے گیارہ حصے لکھے جس کے پہلے اور چھٹے حصہ میں تو نہایت کفریات لکھے ہیں اور بہت زہر اگلا ہے، یہاں تک کہ مقصد حاصل ہوا اور مرید کو نئے کلمہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور جدید درود اللھم صلی علیٰ سیدنا ونبینا اشرف علی پڑھنے کی اجازت دیدی۔ دیکھو رسالہ الامداد ماہ صفر سنہ ۱۳۳۶ھ ص ۳۱ (وضاحت کیلئے ملفوظ الکلام نمبر دو دیکھئے)

اب وہابیت کا ہیڈ کوارٹر ہندوستان میں دیوبند ہے اور اس کا تبلیغی مرکز دہلی ہے

سوال ۲ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے اس فرقہ باطلہ سے دور رہنے کے متعلق کن الفاظ میں وصیت فرمائی ہے۔

جواب ۲ پیارے بھائیو! لا ادری ما بقائی فیکم مجھے معلوم نہیں کہ میں کتنے دن تمھارے اندر ٹھہروں، تین ہی وقت ہوتے ہیں: بچپن۔ جوانی، بڑھاپا، بچپن گیا جوانی آئی۔ جوانی گئی بڑھاپا آیا، اب کونسا جو تھا وقت آنے والا ہے جس کا انتظار کیا جائے ایک موت ہی باقی ہے اللہ قادر ہے کہ ایسی ہزار مجلسیں عطا فرمائے اور آپ سب لوگ یہوں میں ہوں اور میں سب لوگوں کو سناتا ہوں مگر بظاہر اب اسکی امید نہیں اس وقت میں دو وصیتیں آپ لوگوں کو کرنا چاہتا ہوں ایک تو اللہ و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) اور دوسری خود میری تم مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمھارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمھیں بہکائیں تمھیں فتنے میں ڈالدیں، تمھیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں، ان سے بچو اور دور بھاگو، دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے قادیانی ہوئے چکڑالوی ہوئے غرض کتنے ہی فرقے ہوئے یہ سب بھیڑیئے ہیں تمھارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے ایمان کو بچاؤ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رب العزت جل جلالہٗ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے ان سے تابعین روشن ہوئے ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور

ہم سے لے لو۔ ہمیں اسکی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہوتے وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور انکی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت، جس سے اللہ ورسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمھارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ۔ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمھارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتاتا رہا اور اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں اللہ تعالےٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کیلئے کسی بندے کو کھڑا کردے گا مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیسا ہو اور تحقیق کیا بتائے اسلئے ان باتوں کو خوب سن لو حجۃ اللہ قائم

نصیحت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

دور شو از اختلاطِ یارِ بد
یارِ بد بدتر بود از مارِ بد
مارِ بد تنہا ہمیں بر جاں زند
یارِ بد بر دین و بر ایماں زند

ہو چکی اب میں قبر سے اٹھ کر تمھارے پاس بتانے نہ آؤں گا جس نے اسے سنا اور مانا قیامت کے دن اس کے لیے نور ونجات ہے اور جس نے نہ مانا اس کے لیے ظلمت وہلاکت۔ یہ تو خدا اور رسول کی وصیت ہے جو یہاں موجود ہیں سنیں اور مانیں اور جو یہاں موجود نہیں تو حاضرین پر فرض ہے کہ غائبین کو اس سے آگاہ کرے اور دوسری میری وصیت ہے کہ آپ حضرات نے کبھی مجھے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچنے دی میرے کام آپ لوگوں نے خود

کیے اور مجھے نہ کرنے دیے اللہ تعالےٰ آپ سب کو جزائے خیر دے مجھے آپ صاحبوں سے امید ہے کہ قبر میں بھی اپنی جانب سے کسی قسم کی تکلیف کے باعث نہ ہوں گے میں نے تمام اہلسنت سے اپنے حقوق لوجہ اللہ تعالےٰ معاف کر دیے ہیں۔ آپ لوگوں سے دست بستہ عرض ہے کہ مجھ سے جو کچھ آپ کے حقوق میں فروگذاشت ہوئی ہے معاف کر دیں اور حاضرین پر فرض ہے کہ جو حضرات یہاں موجود نہیں اُن سے میری معافی کرالیں۔ ختم جلسہ کے وقت فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور کرم سے اس گھر سے فتوے نکلتے نوے برس سے زائد ہو گئے میرے دادا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مدت العمر یہ کام کیا۔ جب وہ تشریف لے گئے تو اپنی جگہ میرے والد ماجد قدس سرہٗ العزیز کو چھوڑا، میں نے چودہ سال کی عمر میں ان سے یہ کام لینے ذمہ لیا۔ پھر چند روز بعد امامت بھی لینے ذمہ کر لی غرض کہ میں نے اپنی صغیر سنی میں کوئی بار ان پر نہیں رہنے دیا اور جب انھوں نے رحلت فرمائی تو مجھے چھوڑا اور اب میں تم تین (یہ خطاب خلف مخدومنا حضرت مولانا شاہ مولوی حامد رضا خاں صاحب سے ہے) کو چھوڑتا ہوں تم ہو۔ مصطفےٰ رضا ہیں، تمہارا بھائی حسنین ہے سب مل کے کام کرو گے تو خدا کے فضل و کرم سے کر سکو گے اللہ تمہاری مدد فرمائے گا۔

اس کے بعد ان حضرات کو یعنی رضا حسین خاں (مرحوم) اور حسنین رضا خاں کو مخاطب کر کے فرمایا۔

رضا حسین و حسنین تم سب محبت اور اتفاق سے رہو حتی الامکان اتباعِ شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے

اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے اللہ توفیق دے
والسلام ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ بروز جمعہ مبارکہ ۱۲ بجکر ۲۱ منٹ پر
یہ وقتی وصایا قلم بند ہوئے۔

چنانچہ میرا دین (مذہب) کو اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا جدید مذہب قرار دیا ہے جاہل دیوبندیوں وہابیوں کو یہ بھی خبر نہیں کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ نکیرین قبر میں آ کر تین سوال کریں گے جنمیں درمیانی سوال یہ ہوگا کہ مادینک یعنی تیرا دین کیا ہے جس کا جواب ہر ایک سنی صحیح العقیدہ یہ دے گا کہ دینی الاسلام یعنی میرا دین اسلام ہے۔ اعلیٰحضرت امام اہلسنت قدس سرہٗ کا دین و مذہب سچا اسلام ہے جو آپ کی تصانیف عـہ سے ظاہر و باہر ہے اسلئے اس پر قائم رہنے کی متعلقین کو ہدایت فرمائی کہ کہیں اس سے غافل ہو کر بد مذہبوں کی تصانیف پڑھ کر ان کا جدید و باطل مذہب نہ اختیار کرلیں۔

آج تمام وہابی دیوبندیوں نے اس دین و مذہب کو بریلوی عقیدہ مشہور کیا ہے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ جس مذہب اور عقیدہ کو بریلوی کہا جا رہا ہے یہی قدیم مذہب ہے اور قدیم عقیدہ ہے صحابہ و تابعین ....

عـہ سچے خدا اور اس کے سچے رسول کے اوصاف اور سچے خدا کا پسندیدہ اسلام جس کو ہر مسلمان اپنا دین اور اپنا مذہب کہتا ہے اسکی صحیح تعلیم حاصل کرنے کے لیئے سبحان السبوح عن کذب المقبوح - الامن والعلی - تجلی الیقین، تمہید ایمان کا بغور مطالعہ کریں۔

سلف صالحین کا یہی عقیدہ تھا جو اعلیٰحضرت قبلہ نے اپنی تصانیف میں تعلیم فرمایا ہے۔

اور اس کے علاوہ جتنے عقائد ہیں وہ سب باطل اور جدید ہیں اور بالکل قرآن مجید اور حدیث کے خلاف ہیں۔

س۳
کیا اس وصیت کی بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ ایک نیا فرقہ ہے؟

ج۳ اس موقع پر اگر میں ایک واقعہ ذکر کردوں جو خود مجھ پر پیش آیا تو مناسب ہوگا۔

چند سال ہوئے گرمیوں کے دن تھے اور میں اپنی چھت پر سو رہا تھا میرے گھر کے قریب کسی گھر میں چور گھسا، جاگ ہوگئی، عورتوں اور بچوں نے شور مچانا شروع کیا (یہ ہے چور) (یہ ہے چور) محلہ والے جاگ اٹھے اور اپنے اپنے دروازوں پر آکر اس لئے کھڑے ہوگئے کہ بھاگ کر چور ادھر سے گزرے گا تو ہم پکڑ لیں گے چور بھاگتا ہوا آیا اور پیچھے سے جو آوازیں آرہی تھیں چور نے انہی آوازوں کے الفاظ کو ببانگ دُہل دہرانا شروع کیا ہاتھ کو اپنے سامنے اشارے سے اٹھاتا جاتا اور کہتا جاتا کہ یہ ہے چور۔ یہ ہے چور تمام لوگ اس کی اس آواز کو سنکر اور ہاتھ کے اشارے کو دیکھ کر اسی طرف کو دیکھنے لگے اور چور صاف نکل گیا آج بالکل یہی مثال صادق آرہی ہے کہ وہابیوں اور دیوبندیوں کا نیا اور خود ساختہ مذہب جسکو تیرھویں صدی کی بدعت کہنا ہر اعتبار سے درست ہے اور تقریباً دنیائے اسلام کے ہوشمند مسلمان اس نئے مذہب اور اس کے بانی سے اچھی طرح واقف ہوچکے ہیں۔ وہابیوں دیوبندیوں نے اسی چیز کو چھپانے کے لیے، دو ورقی، چو ورقی اور پوسٹروں

کے ذریعہ ناواقف مسلمانوں کو بہکانے کی غرض سے امام اہلسنت اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی وصیت کے چند الفاظ پیش کر کے ان کے سچے مذہب کو نیا مذہب مشہور کرنا شروع کر دیا۔ جن جن مسلمانوں نے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی تصانیف کا بغور مطالعہ کیا ہے وہ اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ یہی وہ مذہب ہے جس کی تعلیم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کو! انہوں نے تابعین کو! انہوں نے تبع تابعین کو اور ان سے درجہ بدرجہ ائمہ کرام خصوصاً امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور ان سے امام اہلسنت اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کو وہی تعلیم پہونچی اور اسی مذہب کی حفاظت اور توسیع اشاعت کے لئے زندگی وقف کر رکھی اور وقت آخر اسی مذہب پہ چلنے اور اس کی تبلیغ و اشاعت کرنے کی اپنے متعلقین و سنی مسلمانوں کو وصیت فرمائی۔

سوال ۶: اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے اپنی فاتحہ کے متعلق کیا وصیت فرمائی ہے دیوبندیوں کے اعتراض کا کیا جواب ہے

جواب: اعزا سے اگر بطیب خاطر ممکن ہو تو فاتحہ ہفتہ میں دو تین باران اشیاء سے بھی کچھ بھیجدیا کریں دودھ کا برف خانہ ساز اگرچہ بھینس کے دودھ کا ہو، مرغ کی بریانی، مرغ پلاؤ، خواہ بکری کا شامی کباب، پراٹھے اور بالائی، فیرینی، اُرد کی پھریری دال مع ادرک و لوازم۔ گوشت بھری کچوریاں، سیب کا پانی، انار کا پانی۔ سوڈے کی بوتل، دودھ کا برف، اگر روزانہ ایک چیز ہو سکے یوں کرو یا جیسے مناسب جانو مگر بطیب خاطر میرے لکھنے پر مجبور نہ ہو۔

عہ سب سے بڑا مقصد اس وصیت کا یہ ہے کہ اس حیلے سے مفلس فاقہ کش نادار سنی مسلمانوں کو یہ تمام اشیاء کھانے پینے کو مل جائیں گی۔

دیوبندیوں کے اعتراض کا جواب

جاہل وہابی دیوبندی منکرین فاتحہ نے اس وصیت پر طرح طرح کے اعتراض کر کے مسلمانوں کو مغالطہ دیا ہے اور معاذ اللہ اس کو پیٹ کی پوجا کہا ہے ابھی تک دیوبندیوں کو پوجا اور پرستش عبادت کی حقیقت بھی معلوم نہ ہو سکی یہ بھی خیال نہ ہوا کہ اگر ہم اس کو پیٹ کی پوجا کہیں گے تو اس پوجا سے ہم خود بھی نہ بچیں گے کہ صبح دوپہر، شام برابر اس میں مبتلا ہیں، اگر اس معمول میں ذرا بھی دیر ہو جائے تو بے چینی رہتی ہے جب تک پیٹ کی پوجا نہ کرلیں قرار نہیں آتا۔

پیارے سنی بھائیو! اعلحضرت قدس سرہٗ نے اپنے متعلقین کو بارگاہ الٰہی میں نذر کا صحیح طریقہ تعلیم فرمایا ہے کہ فاتحہ کی حقیقت یہی یہ ہے کہ بارگاہِ الٰہی میں اپنی مرغوب اور پسندیدہ اشیاء نذر کر کے اس کا ثواب محبوبانِ خدا کی ارواح کو بخشا جائے اور وہ کھانے کی اشیاء غریب سنیوں کو نہایت محبت و شفقت سے تقسیم کی جائیں تاکہ سنت پر صحیح عمل ہو۔

سوال ۵ اعلحضرت قدس سرہٗ نے خالص الاعتقاد صـ۵ میں ابلیس کے علم کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

جواب ۵ پوری عبارت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اوروں سے زائد ہے ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ دیوبندیوں کے ایک مولوی خلیل احمد انبیٹھی نے براہین قاطعہ کے صـ۵۱ پر ابلیس کو علم میں خدا کا شریک مان کر اسی علم کو حضور علیہ السلام کے لیے ماننا شرک بتایا ہے۔ ملاحظہ ہو پوری عبارت

"الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا

حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

مسلمانو! دیکھا تم نے، کہ جس وسعت علم کو شیطان کے لیئے ثابت کرتا اور اس پر نص ہونا بیان کرتا ہے اسی علم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے شرک بتاتا ہے تو شیطان کو خدا کا شریک مانا اور اسے آیت و حدیث سے ثابت جانا بیشک شیطان کے بندے شیطان کو مستقل خدا نہیں تو خدا کا شریک کہنے سے بھی گئے گزرے۔

چونکہ اعلیحضرت قدس سرہ نے معاذ اللہ کہہ کر دہابی دیوبندی عقیدہ کے خلاف حضور کی وسعت علمی کا تذکرہ فرمایا۔ شیطان کے بندوں کو برا لگا اور غلط عبارت لکھکر اعلیحضرت قدس سرہ کی طرف منسوب کر دی، السیوں کو اس کے سوا کیا کہا جائے کہ لعنۃ اللہ علے الکذبین والمنافقین والمرتدین والمفترین

سوال ۶ ۔ کیا اعلحضرت رضی اللہ عنہ پر صحابی کو کافر کہنے کا جو الزام لگایا ہے غلط ہے؟	جواب :۔ بالکل جھوٹ بے بنیاد۔ اور دیوبندیوں سے اس کے سوا توقع بھی کیا ہو سکتی

ہے جبکہ وہ اپنے خدا پر جھوٹ بولنے کا الزام لگا چکے۔

امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی نے رسالہ یکروزی صفحہ ۱۴۵ میں صاف لکھدیا کہ

"ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہے"
یعنی معاذ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ اور مولوی رشید احمد گنگوہی براہین قاطعہ ص۶ میں اسی قول کی تائید کر چکے۔

ہر عقلمند جانتا ہے کہ مقرر کی تقریر میں جو الفاظ منھ سے نکلتے ہیں اگر ان کو جلدی جلدی قلم بند کیا جائے گا تو اکثر جگہ الفاظ چھوٹ بھی جائیں گے اور الفاظ کی تبدیلی کا بھی امکان ہے اگر کچھ کوتاہی ہوگی تو انکی ہوگی جن کے زیر اہتمام الملفوظ طبع ہوا۔ بہر حال اعلیٰحضرت قدس سرہٗ پر اس کا کوئی الزام نہیں آتا۔ ایمان والوں کی دلچسپی کے لئے پورا واقعہ درج ذیل ہے جس کو پڑھکر خود سمجھ لیں گے کہ دیوبندیوں کا صریح افترا ہے۔

عرض ۔ حضور کے زمانے میں بھی تجدید بیعت ہوتی تھی۔

ارشاد ۔ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ ابن اکوع سے ایک جلسہ میں تین بار بیعت لی، جہاد کو جا رہے تھے پہلی بار فرمایا سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیعت کی تھوڑی دیر بعد حضور نے فرمایا سلمہ تم بیعت نہ کروگے، عرض کی حضور ابھی کر چکا ہوں۔ فرمایا والیضاً پھر بھی انھوں نے پھر بیعت کی، آخر میں جب سب حضرات بیعت سے فارغ ہوئے پھر ارشاد ہوا سلمہ تم بیعت نہ کروگے۔ عرض کی یا رسول اللہ میں دو بار بیعت کر چکا ہوں والیضاً پھر بھی غرض ایک جلسہ میں سلمہ سے تین بار بیعت لی۔ ان پر تاکید بیعت میں راز یہ تھا کہ وہ ہمیشہ پیادہ جہاد فرمایا کرتے تھے اور مجمع کفار کا تنہا مقابلہ کرنا ان کے نزدیک کچھ نہ تھا

اسی سلسلہ میں انکی بہادری اور شجاعت کا ایک واقعہ بیان فرمایا جس کو پڑھنے کے بعد ہر مسلمان خود ہی سمجھ لیتا ہے کہ عبدالرحمن

فزاری کا فر کا ہی تذکرہ ہے، اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے (فزاری) فرمایا لکھنے والے نے فزاری لکھا۔ کتابت کے وقت فزاری لکھا گیا مگر چھپنے میں فا اور زا کے نقطے مٹکر قاف اور را باقی رہ گئے (قاری) بعد میں اسی طرح کتابت وطباعت ہوتی رہی، جب ہمیں اپنی غلطی کا احساس ہوا تو ہم نے غلط کو صحیح کردیا واقعہ یہ ہے

ایکبار عبد الرحمن فزاری کہ کافر تھا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر آپڑا، چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خبر ہوئی پہاڑ پر جاکر ایک آواز تو دی کہ یا صباحاہ یعنی دشمن ہے، مگر اس کا انتظار نہ کیا کہ کسی نے سنی یا نہ سنی کوئی آتا ہے یا نہیں تنہا ان کافروں کا تعاقب کیا وہ چار سو تھے اور یہ اکیلے وہ سوار تھے اور یہ پیادہ مگر نبوی مرد ان کے ساتھی اس محمدی شیر کے سامنے سے انھیں بھاگتے ہی بنی اب یہ تعاقب میں ہیں اپنا رجز پڑھتے جاتے ہیں انا ساسمة ابن الاکوع والیوم یوم الوضع میں سلمہ بن اکوع ہوں۔ اور تمھاری ذلت وخواری کا دن ہے ایک ہاتھ گھوڑے کی کونچوں پر مارتے وہ گرتا ہے سوار زمین پہ آتا ہے۔ دوسرا ہاتھ اس پر پڑتا ہے وہ جہنم جاتا ہے۔ یہانتک کہ کافروں کو بھاگنا دشوار ہوگیا، گھوڑوں پر سے اپنے اسباب پھینکنے لگے کہ ہلکے ہوکر زیادہ بھاگیں گے یہ اسباب سب ایک جگہ جمع فرماتے اور پھر وہی رجز پڑھتے ہوئے ان کا تعاقب کرتے اور انھیں جہنم پہونچاتے یہانتک کہ شام ہوگئی کافر ایک پہاڑی پر ٹھہرے اس کے قریب دوسری پہاڑی پر انھوں نے آرام فرمایا دن ہونے پر وہ اترکر چلے یہ بھی اسی طرح ان کے پیچھے اور وہی رجز وہی

"قتل یہاں تک کہ گرد اٹھی یہ قتل و تعاقب کرتے کرتے تھک گئے، اندیشہ ہوا کہ مبادا کفار کی مدد آئی ہو جب دامن گرد پھٹا تکبیروں کی آوازیں آئیں اور دیکھا کہ حضرت ابو قتادہ مع بعض دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم گھوڑے پر تشریف لا رہے ہیں، اب کیا تھا کفار کو گھیر لیا، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فارس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا جاتا تھا یعنی لشکر حضور کے سوار جس طرح سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی لشکر اقدس کے پیادے ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ...... کو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود بارگاہ رسالت میں أسدٌ من أسد اللہ ورسولہ فرمایا اللہ و رسول کے شیروں میں سے ایک شیر ان کو اس جہاد کی خبر ان کے گھوڑے نے دی ۔ تھان پر بندھا ہوا چمکا انھوں نے چمکارا پھر چمکا فرمایا واللہ کہیں جہاد ہے ۔ گھوڑا کس کر سوار ہوئے ۔ اب یہ تو معلوم نہیں کہ کدھر جائیں باگ چھوڑ دی اور کہا جدھر تو جاتا ہے چل، گھوڑا اڑا اور یہاں لے آیا ابن عبد الرحمن فزاری سے پہلے کسی لڑائی میں ان سے وعدہ جنگ ہو لیا تھا یہ وقت اس کے پورا ہونے کا آیا وہ پہلوان تھا اس نے کشتی مانگی انھوں نے قبول فرمائی اس محمدی شیر نے خوک شیطان کو دے مارا، خنجر لے کر اس کے سینے پر سوار ہوئے اس نے کہا میری بی بی کے لیے کون ہوگا فرمایا نار اور اس کا گلا کاٹ دیا، سرکاری اونٹ اور تمام غنیمتیں اور وہ اسباب کہ جا بجا کفار پھینکتے اور سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستے میں جمع فرماتے گئے تھے سب لا کر حاضر بارگاہِ انور کیا

سوال :- کیا اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے ملفوظ میں کہیں لکھا ہے کہ قرآن محفوظ نہیں ؟

جواب :- معاذ اللہ رب العالمین دیوبندی فرقۂ باطلہ نے تو جھوٹ

بکنے اور الزام تراشنے میں اپنے پیر شیخ نجدی کو بھی شرما دیا۔ سب سے پہلی بات تو یہ کہ جس عبارت کی طرف اشارہ ہے اس کا حوالہ دیا ہے ملفوظ حصہ سوم صفحہ ۹۱۸ حالانکہ الملفوظ چاروں حصوں کی ضخامت تقریباً کم زیادہ فی حصہ ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔

بہرحال ہم پوری عبارت مع سوال وجواب درج کرتے ہیں تاکہ اہل علم خود پڑھیں اور سمجھیں اور پھر جھوٹوں دغا بازوں پر لعنت بھیجیں۔ دراصل نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے علم ما کان وما یکون کی بحث ہے جو دو صفحہ پہلے سے چلی آرہی ہے۔ آخر میں سوال کیا ہے ؟ ملفوظ صفحہ ۱۰ و ۱۱

عرض۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ قرآن شریف کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ جب اس کے الفاظ محفوظ ہوئے تو معانی کی حفاظت ضرور کہ معانی الفاظ سے منفک نہیں ہو سکتے اور معانی قرآن کی صفت تبیاناً لکل شئ ہے قرآن عظیم ہی سے تبیاناً لکل شئ کا دوام ثابت ہو گیا۔

ارشاد۔ قرآن عظیم کے الفاظ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا ہے اگرچہ معانی ان الفاظ کے ساتھ ہیں لیکن ان معانی کا علم میں ہونا کیا ضرور نبی کلام الٰہی سمجھنے میں بیان الٰہی کا محتاج ہوتا ہے ثم ان علینا بیانہ اور یہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا نسیان ہوا ہو۔ الا ما شاء اللہ ہ

عرض۔ ماشاء اللہ تو ما کان وما یکون میں ہے اور اللہ فرماتا ہے سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰۤی ہ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ہم تم کو پڑھا دیں گے پھر تم نہ بھولو گے مگر جو اللہ چاہے اس سے لازم آتا ہے

کہ ماشاء اللہ کا علم حضور کو نہ رہا حالانکہ وہ ماکان وما یکون میں سے ہے

ارشاد ماشاء اللہ کس کی نسبت فرمایا گیا ہے۔ آیات الٰہی کی نسبت کلام ہے اور آیات الٰہی صفت الٰہی ہے اور وہ قدیم ہے۔ ماکان وما یکون میں داخل نہیں ماکان وما یکون تو ان حوادث کا نام ہے جو اول روز سے آخر تک ہوئے اور ہوں گے

تشریح ناظرین کرام خود فیصلہ فرمالیں کہ اعلیٰحضرت امام اہلسنت قدس سرہ نے کیا اور کہاں فرمایا ہے کہ قرآن محفوظ نہ رہا۔ جیسا کہ دیو کے بندوں نے اپنی تحریروں میں لکھ لکھ کر عوام کو بہکانا شروع کر دیا ہے۔ کہیے اللہ کی لعنت جھوٹوں پر

سوال کیا اعلیٰحضرت رضی اللہ نے ملفوظ حصہ ۴ ص۹۷ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالے کا حکم شمالی ہوا پر نہیں چلا۔

الملفوظ حصہ ۴ صفحہ ۹۶، ۹۷ کی پوری عبارت یہ ہے

جواب۔ اہل کشف فرماتے ہیں تمام جانور تسبیح کرتے ہیں جب تسبیح چھوڑ دیتے ہیں اسی وقت ان کو موت آتی ہے۔ ہر پتہ تسبیح کرتا ہے جس وقت تسبیح سے غفلت کرتا ہے اسی وقت درخت سے جدا ہو کر گر پڑتا ہے۔ جب مجمع ہوا کفار کا مدینہ طیبہ پر کہ اسلام کا قلع قمع کر دیں۔ غزوۂ احزاب کا واقعہ ہے رب عزوجل نے مدد فرمانا چاہی اپنے حبیب کی شمالی ہوا کو حکم ہوا جا اور کافروں کو نیست و نابود کر دے اس نے کہا الحلائل لا یخرجن باللیل بیبیاں رات کو

باہر نہیں نکلیتی فاعقمہا اللہ تعالیٰ تو اللہ نے اس کو بانجھ کر دیا۔
تشریح: جس طرح اللہ تعالےٰ نے ابلیس کو حکم دیا تھا "اے فرشتو! آدم کی طرف سجدہ کرو، سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا۔ اللہ تعالےٰ نے اس کو نافرمانی کی یہ سزا دی کہ اسے مردود کر دیا اور لعنت کا طوق اس کے گلے میں ڈالدیا اور ملائکہ کی جماعت سے خارج کر کے اسے زمین پر پھینک دیا۔ ابلیس کی اس نافرمانی کا تذکرہ قرآن شریف میں موجود ہے کہ اس نے اللہ تعالےٰ کا حکم نہیں مانا)

اور یہ واقعہ کہ شمالی ہوا نے اللہ کا حکم نہیں مانا۔ اہل کشف کی زبانی ہے مگر چونکہ وہابیہ دیوبندیہ، نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے علم غیب کے منکر ہیں کہ باعطائے الٰہی بھی نبی کو شرک سمجھتے ہیں تو اہل کشف کے ارشادات پر اگر نکتہ چینی کریں تو کیا تعجب۔

قطعہ

مختار نسیم رامپوری

بندشیں اور سخت تر کر دے
جاگتے جا رہے ہیں احساسات
بربریت کے دیوتا تجھ کو
یاد تو ہوگی کربلا کی بات

آگے ملفوظ کی عبارت یہ ہے " کہ اسی وجہ سے شمالی ہوا سے کبھی پانی نہیں برستا۔ پھر صبا (یعنی پروائی) سے فرمایا فقالت سمعنا واطعنا تو اس نے عرض کیا ہم نے سنا اور اطاعت کی وہ گئی اور کفار کو برباد کرنا شروع کیا۔ اس پر دیوبندیوں کا یہ کہنا کہ کس حدیث معتبر سے ماخوذ ہے کسقدر جہالت ہے اور یہ کہنا کہ ہندوستان کے طول و

عرض میں شمالی ہوا سے پانی برستا ہے تجربہ کے بالکل خلاف ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ شمالی ہوا سے بادل آتا ہے اور چلا جاتا ہے اگر اللہ کو برسانا منظور ہوتا ہے تو یکایک دیکھتے دیکھتے پروائی ہوا ایکدم چلنے لگتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کبھی دیوبند میں شمالی ہوا سے برسا ہو تو یہی ہو سکتا ہے کہ جس طرح فرعون کے زمانے میں شیاطین اور جنات نے فضا میں جھا کر بیتاب کیا تھا جس کو لوگ یہی سمجھے کہ پانی برس رہا ہے ورنہ تجربہ تو یہی ہے کہ شمالی ہوا سے پانی نہیں برستا اور کیوں نہ ہو کہ اولیاء کرام نے اپنے کشف سے

سوال ۹ کیا اعلیٰحضرت کے ماننے والے اعلیٰحضرت کا درجہ صحابہ کرام سے زیادہ جانتے تھے جیسا کہ وصایا شریف کے صفحہ ۲ پر درج ہے

جواب: ہم وصایا شریف کی پوری عبارت نقل کرتے ہیں جس سے ناظرین کرام خود سمجھ لیں کہ یہ صریح افترا ہے۔

"زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا کہ اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اتباع شریعت و سنت کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زیارت کا لطف آگیا یعنی اعلیٰحضرت قبلہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے زہد و تقویٰ کا مکمل نمونہ اور مظہر اتم ہیں۔

تشریح:۔ وہابیوں دیوبندیوں کی شاطرانہ چال کہ اعلیٰحضرت کو دیکھ کر صحابہ کرام کی زیارت کا لطف آگیا، عوام کو بہکانے کے لیے اس عبارت کو یوں بدل دیا کہ اعلیٰحضرت کو دیکھ کر صحابہ کرام کی زیارت کا شوق کم ہو گیا معاذ اللہ رب العلمین ولعنۃ اللہ علی الکذبین والمنافقین والمرتدین

سوال ۱۰: کیا اعلحضرت قدس سرہ کے مریدین و معتقدین کا یہ عقیدہ ہے کہ اعلحضرت بریلوی کے پیر بھائی کی قبر میں روضۂ انور کی خوشبو ہے اور اعلحضرت بریلوی سردار دو جہاں کی امامت کرکے الحمد للہ فرما رہے ہیں؟ ملفوظ حصہ دوم صہ ۱۲ کا حوالہ دیوبندیوں نے دیا ہے۔ مگر ہمارا خیال ہے کہ صہ ۲۲ ہوگا کیونکہ جدید طباعت میں صہ ۲۱ و ۲۲ میں اسکی تشریح ہے۔

جواب ۱۰: ناظرین کرام پوری عبارت پڑھکر خود نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ وہ خوشبو حقیقتاً حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہی کی تھی جس کا علم خواب سنکر ہوا اور اسی پر الحمد للہ کہا نہ کہ معاذ اللہ! حضور کی امامت کرنے پر

اس اعتراض کی حقیقت یہ ہے کہ وہابیوں دیوبندیوں کا امام اپنی تقویۃ الایمان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مر کر مٹی میں ملنے والا لکھ چکا اور اس خبیث قول کو حضور کی طرف منسوب کردیا کہ خود حضور نے فرمایا ہے (میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں) معاذ اللہ رب العٰلمین۔

اور ساری دنیا کے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور حیات النبی ہیں۔ شہدا کی حیات روحانی ہے اور سلطان الانبیا کی حیات جسمانی ہے نیز حضور ہی کا یہ ارشاد بھی ہے کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا واقعی مجھ ہی کو دیکھا، یعنی میرا کوئی امتی مجھے خواب میں دیکھ کر یہ شک نہ لائے کہ شاید شیطان کا فریب ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو یہ طاقت دی ہے کہ جاہے جس صورت و شکل میں بن کر خواب یا بیداری میں انسان کو دھوکا دے۔ مگر یہ محال ہے کہ حضور

کی شکل میں حضور کا نام لیکر خود کو خدا کا رسول کہہ کر دھوکہ دے اسی لیئے فرما دیا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا واقعی مجھی کو دیکھا۔

چونکہ اس مندرجہ ذیل عبارت سے وہابیہ دیوبندیہ کے جدید اور خودساختہ مذہب وعقیدت پر ضرب کاری پڑتی ہے اب اس کے سوا چارہ ہی کیا رہ جاتا ہے کہ عوام کی نظر سے حقیقت کو چھپائیں کہ کہیں ان کے عقائد میں اور پختگی نہ آجائے اسلیئے یہ طریقہ اختیار کیا ملاحظہ ہو عبارت ملفوظ حصہ دوم صہ۲۳ کہ جب مولوی برکات احمد کا انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اترا مجھ بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضۂ انور کے قریب پائی تھی

ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لیئے جاتے ہیں عرض کی یا رسول اللہ کہاں تشریف لیئے جاتے ہیں فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔ الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا اور سید نبی برکات احمد صلی اللہ علیہ وسلم تھی کہ محبت پیر و مرشد کے سبب انھیں حاصل ہوئی ہے۔

تشریح۔ اس خواب سے معلوم ہوا کہ وہ خوشبو بہ نفس نفیس خود نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہی کی تھی کہ اپنے سچے چاہنے والے کو نوازنے کے لیئے قبر میں جلوہ گر تھے۔ شعر

ساتھ وہ میرے جنازے کے لحد تک آئے
اے اجل تیرا قدم مجھ پر مبارک ہووے

رہا نماز پڑھنے کا سوال کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے اور نماز جنازہ کی حقیقت، میت کے لیے دعائے مغفرت کرنا ہے نہ کہ مقتدی بنکر امتی کی اقتدا کرنا۔ پس معلوم ہوا کہ اعلحضرت قدس سرہٗ کا الحمد للہ کہنا بایں معنی تھا کہ یوں تو زندگی میں بہت سی نماز جنازہ پڑھی اور پڑھائی گئیں مگر یہ نماز جنازہ جو پڑھا گیا وہ ایسا بابرکت تھا کہ جسکی دعائے مغفرت کے لیے خود سلطان الانبیا رونق افروز ہوئے۔

اب دیوبندی بتائیں کہ اگر ان کے ساتھ ایسا ہی معاملہ پیش آتا تو استغفر اللہ پڑھتے یا لاحول شریف پڑھتے یا اپنا منھ پیٹتے یا سر میں خاک ڈالتے کیا کرتے؟

آؤ! ذرا اپنے مولوی رشید احمد گنگوہی کی سنو جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علماء مدرسہ دیوبند کا شاگرد بتایا۔ دیکھو براہین قاطعہ مصدقہ گنگوہی صـ ۲۶

ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا

کہ آپ تو عربی ہیں آپ کو یہ زبان کہاں سے آگئی آپ نے فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔

سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا عند اللہ ظاہر ہو گیا۔ اللہ اکبر تمام علوم و فنون اور تمام زبانیں یہانتک کہ جانوروں تک کی زبانیں سب حضور کو ان کے رب نے تعلیم فرمادیں۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ ترجمہ۔ یعنی (اے محبوب) ہم نے تمھیں سکھا دیا وہ جو تم نہ

جانتے تھے۔ دیکھو یہ ہے وہ کفر جو پہاڑ سے بھی بڑا ہے جس کا سکھانے پڑھانے والا خود اللہ تعالیٰ ہے اس کو علماء مدرسہ دیوبند کا شاگرد بتایا جا رہا ہے۔ اور سبحان اللہ کہہ کر مدرسہ دیوبند کا رتبہ اللہ کے نزدیک ثابت کیا جا رہا ہے۔

مسلمانو! دیکھو اس ایک خواب کے گڑھنے سے کتنے کفریات ثابت ہوئے

ع۱ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علماء مدرسہ دیوبند کا شاگرد بنا کر سخت توہین کی۔

ع۲ اس خواب کو گڑھ کر اس قول کو حضور کی طرف منسوب کر کے کتنا بڑا الزام لگا دیا۔ کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ قرآن نازل ہو چکا تیرہ سو برس پہلے دیوبند کا مدرسہ قائم ہوا۔ خواب کب دیکھا" اور اس سوال پر کہ آپ تو عربی ہیں، اردو کیسے آگئی اول تو سوال ہی قرآن کریم کے فرمان کے خلاف ہے معلوم ہوتا ہے کہ سوال کرنے والا قرآن کا منکر ہے یا جاہل اجہل ہے کہ اسے یہ بھی خبر نہیں کہ تیرہ سو برس پہلے ان کا رب فرما چکا کہ ہم نے تم کو ہر وہ علم سکھا دیا جو تم نہ جانتے تھے۔ مگر غضب خدا کا دیکھو کہ کتنا بڑا الزام حضور پر لگا دیا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ مسلمانو! خدا لگتی کہنا کیا! یہ جواب حضور سے ممکن ہو سکتا ہے، تیسرے یہ کہ سکھایا ہر علم ان کو ان کے رب نے مگر خواب گڑھ کے، علماء دیوبند مدرسہ کی طرف منسوب کر کے ان علماء کو خدا کا شریک بنا دیا کہ اور ساری زبانیں اور علوم ان کے رب نے سکھلائے

مگر اردو زبان معاذاللہ خدا کو بھی نہ آتی تھی وہ علماء مدرسہ دیوبند سے سیکھنا پڑی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

سوال ۱۱ کیا اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا تصنیف کردہ کوئی قصیدہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں ہے جس کے بعض اشعار میں حضرت صدیقہ کی توہین پائی جاتی ہے۔

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

جواب ۱۱ ایکہزار روپیہ نقد انعام :- یہ بھی دیوبندیوں کا افترا اور بہتان ہے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے ایسا کوئی قصیدہ نہیں لکھا۔ حدائق بخشش حصہ اول و دوم اور دیگر تصانیف کی طباعت واشاعت خود میرے اہتمام سے رضوی کتب خانہ کی معرفت ہو رہی ہے اس میں کوئی قصیدہ ایسا نہیں جو ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں ہو اور بالفرض اگر میں اپنی غلط فہمی کی بنا پر حدائق بخشش کے کسی حصہ میں کوئی ایسا قصیدہ چھاپ دوں تو اس کا اعلیٰحضرت قدس سرہٗ پر کیا الزام اس کی ساری ذمہ داری میرے اوپر عائد ہوگی اور جب مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوگا تو مجھ پر ہی توبہ بھی فرض ہوگی۔ اگر کوئی دیوبندی شرعاً قانوناً ثابت کردے کہ فلاں قصیدہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا تصنیف کردہ ہے — اور وہ اشعار جن کا حوالہ دیوبندیوں کے پوسٹر میں ہے وہ حضرت صدیقہ ہی کی شان میں ہیں تو مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام

اس موقع پر بھی چور والی مثال پیش نظر رکھ کر تھانوی صاحب کا بیان سنیئے اور ملاحظہ فرمایئے رسالہ الامداد مجریہ تھانہ بھون ۱۳۳۶ھ

"ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر کے گھر حضرت عائشہ آنیوالی ہیں۔ انھوں نے مجھ سے کہا۔ میرا ذہن معاً اس طرف منتقل ہوا کہ کمسن عورت ہاتھ آنے کی اس مناسبت سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زائد تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے۔

مسلمانو! یہ حضرت ام المومنین یعنی ساری دنیا کے مسلمانوں کی ماں ہیں اور یہ رشتہ ہمارا خود ساختہ نہیں بلکہ ہمارے تمہارے رب جل وعلا نے تعلیم فرمایا۔

النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم۔

ترجمہ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نبی قریب ہے مسلمانوں سے ان کی جانوں سے زیادہ اور اس نبی کی بیبیاں مائیں ہیں مسلمانوں کی۔ مگر دیوبندی دھرم کے بانی مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی کو خدا کا بتایا ہوا رشتہ پسند نہیں کیونکہ اس فرمان کے بموجب حضور کا مرتبہ باپ جیسا قرار پاتا ہے۔ بھلا اس بنئے دھرم میں یہ کیسے مقبول ہو۔ انھیں تو اپنے امکان بھر حضور کی شان کو کم کرکے اپنی شان منوانا ہے اس موقع پر آیات قرآنی کیسے یاد آتیں۔ لہذا ... حدیث کا سہارا پکڑا کل مومن اخوۃ سب مسلمان آپس میں بھائی ہیں اور حضور کو ہم پر فضیلت ہے لہذا وہ بڑے بھائی تو ام المومنین واقعی ام المومنین ہیں یعنی ماں ہیں مگر کس کی مسلمانوں کی، دیوبندی دھرم میں تو بھاوج ہوئیں اسی لیے تعبیر وہ ذہن میں آئی جو کسی مسلمان صاحب ایمان سے ممکن ہی نہیں۔ مسلمانو! سمجھے کہ اس بیان سے

کیا نتیجہ نکلا" اور وہی قصہ یہاں ہے، اسے کیا گل کھلا کر خود کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل اور ام المومنین کو کمسن بیوی کی جگہ تصور کیا چنانچہ کمسن دوشیزہ بیوی مل گئی اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس مریدہ دوشیزہ سے لگا سنا پہلے سے چل رہا تھا! اس کو اپنے نکاح میں لانے کے لیے "کشف" گڑھا۔ (ملاحظہ ہو مولوی اشرفعلی کی شادی)

اب حضور کی مثلیت سے متعلق یہ خواب ملاحظہ ہو "جناب کے ایک مرید نے بیان کیا کہ میں خواب دیکھتا ہوں، لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا (یعنی اشرف علی کا) نام لیتا ہوں۔ خواب و بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ کیا کہ اس خیال کو دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر ایسی غلطی نہ ہو جائے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیکر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں کہ اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی" حالانکہ اب میں بیدار ہوں، خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں (اس کا جواب تھانوی صاحب دیتے ہیں کہ) .... اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت ہے (رسالہ الامداد مصنفہ تھانوی صاحب۔ مجریہ تھانہ بھون ماہ صفر ۱۳۳۶ھ ص ۳۵)

ایک عام مسلمان بھی جانتا ہے کہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کہنا کیسا ہے۔ پھر جاگتے ہوئے اللھم صل علی سیدنا ونبینا اشرف علی، کہنا کیا حکم رکھتا ہے۔ کیا اشرف علی کو نبی و رسول کہنا کفر نہیں ہے۔ کیا اس جگہ زبان پر قابو نہ ہونے کا عذر کام

کافی ہو سکتا ہے۔ شوہر اگر اپنی بیوی کو طلاق دیدے، باپ اپنے بیٹے کو عاق کر دے، آقا اپنے غلام کو آزاد کر دے اور پھر اس کے بعد یہ لوگ عذر کریں کہ زبان پر قابو نہیں تھا تو کیا یہ عذر مان لیا جائے گا۔

تھانوی صاحب کے دل میں اگر چھپا ہوا چور نہ ہوتا تو اس کا جواب صاف سیدھا یہ تھا کہ توبہ کر اور تجدید ایمان کر، یہ کلمہ کفر ہے، جو تو نے بکواس کی وغیرہ مگر موصوف مرید کی تائید کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس میں تسلی ہے کہ تمھارا پیر متبع سنت ہے، گویا جس کا پیر متبع سنت ہو وہ سوتے اور جاگتے میں اپنے پیر کو نبی و رسول بولکر زبان پر قابو نہ ہونے کا عذر کر سکتا ہے۔ مذکورہ بیان کے مطابق تھانوی صاحب بزعم خود رسول تو بن ہی گئے (معاذاللہ)

اور جس جدید مذہب کی بنیاد مولوی اسمٰعیل نے تقویۃ الایمان میں یہ کہہ کر رکھی تھی۔ سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے بموجب ہوا یعنی وہ ہوا چل گئی اور کوئی مسلمان یعنی سچے خدا اور اس کے رسول کا سچا کلمہ پڑھنے والا تو دنیا میں رہا نہیں۔ اب چونکہ نئے مذہب کی عمارت مکمل ہو گئی تو گڑھے ہوئے خواب کا سہارا لیکر اپنے کلمہ کی ترویج دیدی معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام کے لیے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے جس کلمہ طیبہ پر ایمان لانا ضروری تھا۔ مسلمان ہونے کے لیے جن چیزوں کا اقرار لازم و واجب تھا وہ امنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ الخ مگر دیوبندیوں وہابیوں، اسماعیلیوں، رشیدیوں الیاسیوں، تبلیغیوں کے لیے یہ کلمہ پرانا ہو چکا تھا۔ اب دیوبندی وہابی فرقہ میں کسی کو داخل ہونا ہو تو اس کو کلمہ اس طرح پڑھنا

پڑھنا چاہیے کہ! ایمان لایا میں اپنے خدا ابلیس علیہ اللعن[1] پر اور اس کے رسول اشرف علی[2] پر اور اس کے نئے خود ساختہ مذہب پر اور اس کی تصنیف کی ہوئی کتابوں کے ایک ایک حرف پر اور اس کو حرف بہ حرف صحیح جانا او مانا اور کافر جانا میں نے تمام صحابہ و تابعین اور تمام ائمہ و مجتہدین اور اعلحضرت اور ان کے مریدین کو اور بائیکاٹ کیا میں نے ہندوستان کی اور عربستان کی اور عالم اسلام کی تمام مسلم جماعتوں کا۔

(دیوبندیوں کے لیئے یہ عبارت گویا کنویں کی آواز ہے)

اور پرانا دین[3] پرانا اسلام[4] پرانا کلمہ صحابہ اور تابعین ائمہ و مجتہدین اور جملہ بزرگان دین اور اعلحضرت اور ان کے مریدین اور معتقدین اور قیامت

---

1. کیونکہ جو صفتیں دیوبندی مولویوں نے اپنے خدا کے لیے بیان کی ہیں وہ ابلیس ہی میں پائی جاتی ہیں کہ وہ جھوٹ بھی بول سکتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ چوری، شرابخوری جہلم و ظلم اور تمام گندے گھنونے کام جو بندہ کر سکتا ہے ان کا خدا بھی کر سکتا ہے ورنہ بندہ سے ان کے خدا کی شان گھٹ جائیگی۔ ان تمام صفات کا جامع ان کا خدا ابلیس ہی ہے

2. دیوبندیوں کے رسول کا علم جانوروں، پاگلوں اور بچوں کا سا ہے دیوبندیوں کے خدا کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے، بے اختیار ہے، کسی کی حمایت نہیں کر سکتا مرتبہ گاؤں کے چودھری جیسا ہے علم میں ابلیس سے کم تر ہے،، مر کر مٹی میں مل گیا۔ ان تمام اوصاف کے حامل جناب حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ہی ہیں۔

3. اعلحضرت کا اور ہم سب مسلمانوں کا خدا ہر عیب سے پاک و منزہ ہے، سچا ہے، جھوٹوں پر لعنت فرماتا ہے، بے مثل ہے نہیں ممکنہ شبیہ اس کی صفت ہے۔ دیکھو سبحٰن السبوح

4. جس رسول کی نشاندہی اعلحضرت قدس سرہٗ نے کی ہے وہ تمام علوم و کمالات اور ہر قسم کے اختیارات اپنے رب سے پاکر مبعوث ہوئے ہیں دیکھئے الامن والعلی مصنفہ اعلحضرت

تک کے آنے والے جملہ مسلمین کو مبارک۔

حمد ہے اس خدا کو جس نے چودہ سو برس پہلے سورہ قل یا ایھا الکافرون میں فرما دیا ترجمہ۔ تم فرماؤ اے کافرو نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمھیں تمھارا دین (مبارک) اور مجھے میرا دین (مبارک)

سوال ۱۲
کیا! دیوبندیوں کا یہ عقیدہ! کہ رسول بھی شہید و مغلوب ہوئے ہیں۔ قرآن کے خلاف ہے؟

جواب ۱۲ بالکل قرآنی آیات کے خلاف ہے۔ کلام پاک میں یقتلون الرسل کہیں بھی نہیں آیا۔ دیوبندیوں نے اپنی بیین کردہ آیتوں سے اپنے زعم باطل میں اعلحضرت قدس سرہ کے اس قول کا رد کرنا چاہا ہے کہ رسولوں میں سے کون شہید کیا گیا؟ یقتلون النبیین فرمایا گیا نہ کہ یقتلون الرسل (الملفوظ حصہ چہارم ص۳۲) یہ جواب اس آیت اور مفہوم کے پیش نظر دیا گیا جو اعلحضرت قدس سرہٗ کے حضور پڑھکر پیش کی تھی کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ترجمہ۔ اللہ لکھ چکا (لوح محفوظ میں) کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول

مگر اس دیدہ دلیری اور منافقانہ روش کا کیا علاج کہ یہ وہابی دیوبندی اپنے زعم باطل سے اعلحضرت قدس سرہٗ کے اس قول کے رد میں تین آیتیں پیش کر کے بظاہر اعلحضرت کے اس قول کی تردید

کر رہے ہیں کہ رسول کون شہید ہوئے اور درپردہ قرآن کی آیت کا آیاتِ قرآنی سے رد کر کے اپنی خبیث باطنی کا ثبوت دیتے رہے ہیں۔ خدا کی دشمنی کا اس سے زیادہ ثبوت تو شاید چودھویں صدی میں ملنا مشکل ہے ملاحظہ ہو پہلی آیت سورۂ بقر رکوع ۱۱

افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم استکبرتم ففریقا کذبتم وفریقا تقتلون

ترجمہ۔ یعنی جب لایا رسول اللہ کا پیغام تمھارے پاس اور تمھارے نفس نے اسے گوارا نہ کیا تو تم تکبر کرنے لگے تو ایک جماعت کو تم نے جھوٹا قرار دیا اور ایک جماعت کو تم نے قتل کر ڈالا

تشریح۔ اس آیت میں صرف ایک رسول کا ذکر ہے اور قتل کا اشارہ جماعت کی طرف ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک رسول کی نیابت میں جو انبیاء علیہ السلام کی جماعت تھی وہ اور جو نیک لوگ ایمان لا چکے تھے ان میں سے ایک فریق کو جھٹلا دیا اور ایک فریق کو قتل کر ڈالا۔ الحمد للہ کہ اس آیت سے یہ ہرگز ثابت نہ ہوا کہ جو رسول اللہ کا پیغام لیکر پہنچے انھیں شہید کیا گیا کیوں کہ وہ فرما چکا

عہ دیوبندیوں کے پوسٹر میں اس جگہ (فقریقا) کتابت کی غلطی سے لکھا گیا ہے یعنی ف کے بجائے ق جس سے یہ جملہ بالکل مہمل ہو گیا پھر کس منہ سے ملفوظ کی کتابت کی غلطی پر کیچڑ اچھالی گئی ہے (حالانکہ) ملفوظ میں اور تحریر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہاں اپنی غلطی بقلم خود کو آئینہ بنا کر بوست خود اپنے منہ پر طمانچہ مار لیں۔

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی
دوسری آیت قل قد جاءکم رسل من قبلی بالبینٰت و
بالذی قلتم فلم قتلتموهم ان کنتم صٰدقین سورہ
آل عمران رکوع ۱۹ ترجمہ: اے محمد تم کہہ دو (تم فرماؤ) کہ تم میں
مجھ سے پہلے کتنے رسول اللہ کی نشانیاں لیکر آئے اور یہ بھی جو تم نے کہا
پھر ان کو تم نے کیوں قتل کیا اگر تم سچے ہو۔
تشریح۔ یہ آیت دلالت کر رہی ہے کہ یہود نے مجھ سے مطالبہ کیا تھا جس
کا جواب اللہ نے اپنے محبوب کی زبان مبارک سے دلوایا شعر

قل کہہ کے اپنی بات بھی منہ سے تری سنی
اللہ کو ہے اتنی تری گفتگو پسند

اور یہ جواب یہود کے زعم باطل کے رد میں ہے کہ وہ اپنے زعم باطل
میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو شہید کر چکے تھے مگر اللہ نے انھیں بچا لیا
کیونکہ وہ فرما چکا کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔
ترجمہ:۔ اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں اور میرے رسول غالب آئیں گے
نیز سورہ بقر رکوع ۱۱ والی آیت کی طرف اشارا ہے کہ ایک جماعت
کو شہید کیا اور ایک کو جھٹلایا جن کو شہید کیا وہ کون تھے، یہ اپنے
مولوی اشرفعلی صاحب سے پوچھئے اور دیکھئے ان کا ترجمہ والا وہ

عه ان چھپے ہوئے دشمنان دین دیوبندیوں کی دیدہ دلیری کہ خدا کے فرمان
کے مقابلہ میں قرآن ہی کی آیتوں سے یہ جتلا کر کہ رسول ضرور شہید کئے گئے
دین کے کھلے دشمنوں کے لئے ایک ایسا اعتراض فراہم کر دیا کہ جس کا جواب
نہیں یعنی اگر کوئی آریہ، عیسائی یا یہودی یہ سوال کر بیٹھے کہ تمھارا خدا تو
قرآن میں یہ فرماتا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے

قرآن شریف جس کے صفحہ ۲۲ پر فال نکالنے کی ترکیب بھی درج ہے اس کا صفحہ ۲۲ سطر ۳ تا ۵ ملاحظہ ہو

تمام بنی اسرائیل اس زمانے کے پیغمبروں اور علمائے شرع کے برخلاف کھڑے ہو گئے اس کشاکش میں دو سو پیغمبر اور علماء شرع شہید کئے گئے

پھر کیا وجہ کہ جب وہ دنیا کی قوموں پر تبلیغ کے لیے بھیجے گئے تو دشمنوں پر ان کو غلبہ کیوں نہیں دیا۔ دشمن ان پر کیوں غالب آئے یہاں تک کہ انھیں شہید کر دیا۔ وہ کیسا خدا ہے جو بر وقت اپنے رسولوں کی مدد کرنے سے مجبور رہا۔ تو دیوبندیوں کے

حالانکہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں استخارہ اور شگون اور فال نکالنے کو شرک کی فہرست میں گنا چکے ہیں مگر انھوں نے فال نکالنے کی ترکیب کو اپنے ترجمہ والے قرآن شریف میں داخل کیا اور اسی کے صہ تا صہ تک قرآن کی سورتوں کے خواص اور بعض سورتوں کے نقوش بھی چھاپ دئے ہیں جن میں شاید ہی کوئی نقش صحیح ہو مگر معلوم ہوا ہے کہ اب وہ نقوش درست کر کے چھاپے گئے ہیں (حالانکہ دیوبندی خود اپنے پوسٹر میں لکھ چکے کہ موجودہ دور کے رضا خانیوں کو ملفوظ کو بدلنے کا کوئی حق نہیں)۔ نہ معلوم دیوبندیوں کو یہ حق کہاں سے مل گیا کہ مولوی اشرفعلی کے بقلم خود لکھے ہوئے نقوش کو بدل ڈالا اور یہ چودھویں صدی کی ایسی بدعت ہے جسکی نظیر ۱ھ سے تیرہ سو برس ۱۳۰۰ تک نہیں ملتی اور اس بدعت سیئہ کو اسلیئے اپنایا ہے کہ عوام سیدھے سادھے مسلمان زیادہ سے زیادہ اسی قرآن کو حاصل کرکے نخبیر الترجمہ پڑھکر میرا نیا عقیدہ اور میرا نیا دین و مذہب اختیار کر لیں۔

اسی کی بابت قرآن میں ہے وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ

اور اسی صفحہ پر سطر ۲۸ تا ۲۹ ملاحظہ فرمائیں۔ الیاس علیہ السلام نے لوگوں کے درمیان آکر کہا کہ تم کب تک دو فکروں میں لٹکے رہو گے کہ بعل کو بھی پوجتے ہو اور خدا کو بھی مگر لوگوں نے جواب میں ایک بات نہ کہی تب الیاس علیہ السلام نے کہا کہ خدا کے نبیوں میں سے میں اکیلا رہ گیا ہوں باقی سب کو تم نے قتل کر دیا

"مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری"

تیسری آیت سورۂ مائدہ رکوع ۱۰ کلما جاءھم رسول بما لا تھوی انفسھم فریقا کذبوا و فریقا یقتلون

ترجمہ۔ جب ان کے پاس کوئی رسول آیا تو ان کے جی کو ناخوش آیا تو وہ کتنوں کو جھٹلانے اور کتنوں کا خون کرنے لگے۔

تشریح۔ اس آیت میں بھی بیک وقت ایک ہی رسول کا تذکرہ ہے لیکن جھٹلانے اور قتل کرنے کا اشارہ جماعت انبیاء کی طرف ہے کسی رسول کی شہادت یا قتل کا تذکرہ ہونا تو درکنار اشارۃً بھی نہ فرمایا گیا کیونکہ وہ فرما چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے (لاغلبن انا ورسلی) انبیاء علیہم السلام کے شہید ہونے کے متعلق قرآن کریم میں صریح آیات موجود ہیں ملاحظہ ہو ۱ سورہ بقر رکوع ویقتلون النبیین بغیر الحق، ترجمہ اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء ہی شہید کئے گئے ۲ سورہ آل عمران رکوع ۱۱

ویقتلون الانبیاء بغیر حق ترجمہ۔ اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے۔
تشریح۔ اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ فرماکر دیوبندیوں کے زعم باطل کا رد کر دیا اب دیوبندی بتائیں کہ رسولوں میں کون شہید کیئے گئے۔ آیت تیسری آل عمران رکوع ۱۹
سنکتب ما قالوا وقتلھم الانبیاء بغیر حق
ترجمہ:۔ اب ہم لکھ رکھیں گے ان کا کہا اور انبیاء کو ان کا ناحق شہید کرنا۔ تشریح۔ سبحان اللہ بحمد اللہ کہ یہ آیت وہابیوں کی پیش کردہ سورۃ آل عمران رکوع نمبر ۱۹ کی ہے اور اس آیت سے پہلے ہے کاش کہ اس کو بھی پڑھ کر سمجھنے کی کوشش کرتے تو یہ آیت کریمہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ یعنی اللہ لکھ چکا ہے کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول۔ کی تصدیق کے ساتھ اعلیحضرت قدس سرہٗ کے اس ارشاد کی بھی تصدیق ہوجاتی کہ رسولوں میں کون شہید کیا گیا؟

دیوبندیوں کی پیش کردہ آیتوں میں رسولوں کا تذکرہ ہے انمیں انبیاء کا ذکر نہ فرمانا عین قرین قیاس ہے۔ بادشاہوں کا تذکرہ کردینا کافی ہے انبیاء تو نائبان رسول ہیں وہ ضمن میں آگئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین۔
ترجمہ۔ اے نبی جہاد کرو کافروں اور منافقوں سے۔ اسمیں حکم جہاد کا صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور ضمنی طور پر یہ حکم ساری امت کے لیئے ہے۔ خلاصہ یہ کہ رسولوں میں کوئی شہید نہ ہوئے کہ ان کے غلبہ کو اللہ نے اپنی ذات کے ساتھ بتاکید فرمایا ہے کہ البتہ ضرور ضرور میں ہی غالب آؤں گا

اور میرے رسول اور اگر رسول جو بحیثیت بادشاہ کے ہیں دشمن انھیں
کو شہید کردیں تو غلبہ کہاں رہا فوج کتنی ہی قتل ہوجائے کچھ فرق
نہیں پڑتا۔ جیسا کہ جنگ بدر میں کتنے صحابہ شہید ہوئے جن کی مثال
ایسی ہے جیسے بنی اسرائیل کے انبیاء۔ توکیا ان کا شہید ہونا
مغلوبی ہے۔ ہرگز نہیں۔ البتہ اگر بادشاہ ہفت کشور صلی اللہ
علیہ وسلم شہید کردیے جاتے تو ایمان والے ہی جانتے ہیں کہ کیا
ہوتا۔ اور یہودی ذہنیت کے کلمہ گو تو نہ معلوم کیا کیا بکواس کرتے
معلوم ہوا انبیاء علیہم السلام کا شہید ہونا مغلوبی نہیں جب تک
انہیں رسول موجود ہے

مثال :۔ ایک بادشاہ اپنے نائب کو کسی ملک یا شہر کو فتح
کرنے کے لئے بھیجے اور یہ فرمادے کہ گھبرانا نہیں تمھیں غالب
آؤگے اور وہ نائب وہاں قتل کردیا جائے تو یہی کہا جائے گا کہ بادشاہ کو
آگے پیچھے کی کچھ خبر نہیں کہ اس نے بشارت تو دی تھی غلبہ کی مگر دشمنوں
پر کچھ بس نہ چلا۔ بادشاہ نے بروقت کسی قسم کی مدد بھی نہ کی کیا یہی سارے
الزامات قادر مطلق علیم و خبیر کی ذات پر نہیں آرہے ہیں۔؟
کہ رسولوں کے غلبہ کی بشارت دیکر انہیں دشمنوں سے شہید کرادیا اور
بروقت انکی کسی قسم کی مدد بھی نہ کی۔

دیوبندیو دیکھا تم نے الملفوظ کی عبارت پر نکتہ چینی کا انجام کہ
رسولوں کی شہادت مان کر انہیں مغلوب بھی مانا اور اللہ عزوجل کے
کلام کو بھی جھٹلایا اور رب عزوجل کو مجبور و کمزور بھی مانا اب بتاؤ کہ اپنے
لئے کونسا فتویٰ تجویز کرتے ہو۔؟

علمار دیوبند سے چند سوالات

(۱) انبیار علیہم السلام کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ مشہور ہے اگر یہ صحیح ہے تو بتایئے کہ کیا وہ سب رسول بھی تھے۔؟

(۲) اگر وہ سب رسول تھے تو لغوی اعتبار سے تھے یا عرفی اعتبار سے یا حقیقی رسول تھے۔

(۳) لغوی اور عرفی اور حقیقی رسول ہونے کے متعلق جُدا جُدا ہر ایک کی تعریف کیا ہے؟

(۴) اور اگر وہ سب رسول نہ تھے بلکہ بعض تھے تو اُنکی تعداد کتنی ہے؟

(۵) آیہ کریمہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِىْ ؕ سے کسی مخصوص قسم کا غلبہ مراد ہے یا ہر اعتبار سے

(۶) اگر کسی مخصوص قسم کا وقتی طور پر غلبہ مراد ہے تو اس مخصوص قسم کے علاوہ کسی بھی اعتبار سے خدا اور اس کے رسولوں کے لیئے کیا! مغلوبی کا بھی امکان ہوسکتا ہے؟

(۷) اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو بتایئے کہ رسول کیوں شہید کیئے گئے؟

نوٹ:- یہ رسالہ بذریعہ رجسٹری ۲ اپریل کو دفتر تبلیغ دار العلوم دیوبند بھیجدیا گیا ہے جواب کا انتظار ہے۔ اگر کوئی جواب آیا تو مئی کے ماہنامہ نور نجے کرن میں انشاء المولی الکریم جواب الجواب شائع کردیا جائے گا